بیابہ مجلسِ شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب ــــــ : ــــــ مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

شیخ مدنیؒ اور حضرت لاہوریؒ کا دارالعلوم حقانیہ سے تعلق خاطر

۲۸ ربیع الاول ۔ بمطابق ۲۰ نومبر ۸۷ء

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پوتے جناب ڈاکٹر محمد اکمل قادری اور ان کے رفقاء جناب حاجی خوشی محمد صاحب ۔ جناب عثمان غنی صاحب بی اے ۔ جناب ظہیر میر ایڈوکیٹ اور متعدد دیگر احباب ایک وفد کی صورت میں حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حضرت لاہوریؒ کی خصوصی نسبتوں کے پیش نظر بڑا اکرام فرمایا :۔

ارشاد فرمایا ۔ آپ حضرات اہل علم ہیں، بزرگ ہیں، مجھ ناچیز پر بڑا احسان فرمایا کہ ملاقات اور زیارت کا موقع فراہم کر دیا ۔ یہ دارالعلوم تو آپ کا اپنا ادارہ ہے ۔ اس سے شیخ لاہوریؒ کو بڑی محبت اور شفقت تھی ۔ حضرت شیخ التفسیر فرمایا کرتے تھے " دارالعلوم حقانیہ میرا اپنا ادارہ ہے " اس کا بھی ایک پس منظر ہے کہ حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے حضرت لاہوریؒ کو خط لکھا تھا کہ :۔

" دیکھو ! پاکستان میں دارالعلوم حقانیہ قائم ہو چکا ہے اس کا خصوصی خیال رکھنا دارالعلوم حقانیہ ہمارا اپنا ادارہ ہے " اوائل میں دارالعلوم کے سالانہ جلسے ہوا کرتے تھے تو حضرت شیخ التفسیرؒ اپنی شفقتوں اور حضرت شیخ مدنیؒ کی تاکید کے پیش نظر ہمیشہ شرکت فرمایا کرتے تھے ۔ فالج کی تکلیف شدت پر تھی ۔ پھر بھی تشریف لائے اور دارالعلوم کو نوازا ۔

شیخ مدنیؒ کا فیض اور حضرت لاہوریؒ کی دعاؤں کے ثمرات

دارالعلوم میں آپ کو جو کچھ نظر آتا ہے یا آپ کے جو ہمارے ساتھ حسن ظن کا معاملہ ہے یہ سب حضرت شیخ مدنیؒ اور حضرت لاہوریؒ کی دعاؤں کے ثمرات ہیں ۔

سالانہ جلسہ کی بات ہوئی تو حضرت شیخ مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ جی چاہتا ہے کہ دارالعلوم کا سالانہ جلسہ منعقد ہو مگر سوال یہ ہے کہ کس کو بلایا جائے کون رہ گیا ہے ۔ کس کو دعوت دی جائے نہ تو شیخ مدنیؒ ہیں اور نہ ہی حضرت لاہوریؒ ہیں ـــ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ بڑی شفقت فرماتے تھے مجھے علیحدہ اپنے خلوت خانہ میں بلاتے، بڑی شفقت فرماتے ، سینے سے لگاتے ۔ ہمارا کوئی سالانہ جلسہ حضرت لاہوریؒ کے بغیر منعقد نہیں ہوا ۔ اور اب جو یہ رونقیں آپ کو

نظر آتی ہیں۔ یہ سب حضرت شیخ مدنیؒ اور حضرت لاہوریؒ کے فیوض اور برکات کے اثرات ہیں۔

مسجد کے فرش پہ جو آرام و سکون ہے وہ نرم گدوں سے حاصل نہیں ہو سکتا اسی مجلس میں حضرت شیخ الحدیث نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ عموماً یوں ہوا کرتا کہ حضرت لاہوریؒ تقریر فرما کر اچانک غائب ہو جاتے منتظمین کو بڑی پریشانی ہوتی۔ تمام رات تلاش کرتے رہتے۔ پھر کہیں پتہ چلتا کہ اکوڑہ کی کسی گمنام مسجد میں انہوں نے فرش پر رات گزار دی ہے۔ بعد میں آپ کے اس معمول سے منتظمین بھی آگاہ ہو گئے تھے۔ فرماتے، مجھے خلوت اور خدا کے گھر میں فرش پہ جو آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے وہ آرام دہ گدوں اور لوگوں کے ہجوم میں کب حاصل ہو سکتا ہے۔

اللہ کریم کی ستاری اور پردہ پوشی کے سوا تو کوئی چارہ ہی نہیں اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب جوانی تھی اور عمل کا وقت تھا تو کوئی عمل نہیں کیا۔ اب بڑھاپے ہے قویٰ بھی کمزور ہو چکے ہیں۔ نظر بھی کمزور ہے اعصاب ضعیف ہیں دعا کریں کہ اللہ پاک خاتمہ بالخیر اور نجات اخروی مرحمت فرمائے۔ اب کچھ عمل ہوتا ہی نہیں بس اللہ کریم کی ستاری اور پردہ پوشی کی امید کے سوا تو کوئی چارہ ہی نہیں۔

علوم و معارف کے بحر ناپیدا کنار ارشاد فرمایا۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ علوم و معارف کے بحر ناپیدا کنار تھے ان کے ظاہری اور باطنی کمالات اور محاسن اس قدر متنوع اور کثیر ہیں کہ شمار نہیں کئے جا سکتے۔

شیخ مدنی کی اکوڑہ تشریف آوری یہ مجلس حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی قدیم بیٹھک میں تھی۔ دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ سامنے کی چارپائی پہ حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ تشریف فرما تھے اس موقع پر حضرت مدنیؒ نے تعلیم القرآن سکول کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ دارالعلوم حقانیہ بھی انہی بزرگوں کی برکتوں کا صدقہ ہے۔ اور آپ حضرات جو اب نفاذ شریعت بل کی تحریک چلا رہے ہیں یہ بھی انہی بزرگوں کی محنت و جہاد اور مسلسل قربانیوں کا صدقہ ہے۔

ایک کفریہ کلمہ پر تنبیہ ارشاد فرمایا۔ اور اب بعض جو نادان مسلمانوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جا رہا ہے۔ کہ شریعت منظور ہے بل نامنظور۔ یہ کفریہ کلمہ ہے خطرناک کلمہ ہے۔ آخر بل کو شریعت سے کیوں جدا کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ قرآن منظور ہے مگر اس کا بطور قانون کے نفاذ منظور نہیں۔ یہ بڑی آزمائش کا دور ہے بڑے امتحان کا دور ہے۔ سیاست نے عقل پر پردے چڑھا دئے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت اور رہنمائی فرمائے۔

حضرت لاہوریؒ اور طلبہ دارالعلوم ارشاد فرمایا۔ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ کو دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ سے بڑی شفقت اور محبت تھی۔ وارفتگی کی حد تک طلبہ سے محبت فرماتے تھے۔ اپنے ساتھ بٹھاتے ان کے مسائل اور مشکلات میں دلچسپی لیتے تھے۔ میں نے برخوردار سمیع الحق کو بھی ان کی خدمت میں ترجمہ و تفسیر اور تربیت کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے قرآن کے ترجمہ و حواشی میں بڑے قیمتی دُرر جمع فرمائے ہیں۔ ان کا درس

بے نظیر تھا۔ قرآن کے ترجمہ و تفسیر میں حضرت لاہوریؒ کے خلاصے اور اشارات بڑے مفید ہیں۔ انہوں نے متقدمین کی تفاسیر سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

جس مجلس میں اللہ والوں کا ذکر ہو وہاں دعا بھی قبول ہوتی ہے

آخر میں جب ارکانِ وفد نے رخصت چاہی اور دعا کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا جس مجلس میں کسی اللہ والے اور بزرگوں کا ذکر ہوتا ہے تو اس مجلس میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ لوگوں کی برکتوں سے حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور حضرت مجاہد ملت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کا تذکرہ ہوتا رہا۔ خدا تعالیٰ ان کی برکتوں کے صدقے ہماری دعائیں قبول فرمائے گا۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دعا فرمائی۔ حاضرین پر عجز و انکسار اور انابت و گریہ کی عجیب کیفیت طاری تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے دعا پر ابھی سے قبولیت کی مہریں لگ رہی ہیں۔

"مرکز علم" دارالعلوم دیوبند" سے جناب مولانا ارشد مدنی مدظلہ کی تشریف آوری

۳۰ رنومبر ۱۹۸۷ء

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت العلامہ مولانا ارشد مدنی دامت برکاتہم اچانک دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اتفاق سے اس روز دارالعلوم تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب بیرون ملک سفر پر تھے مخدوم زادہ مولانا انوار الحق موقعہ پر موجود تھے۔ مہمانوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہمیں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ہی سے ملاقات کرنی ہے۔ اور پھر آگے کا سفر درپیش ہے۔ چنانچہ مولانا انوار الحق، اور احقر ان کے ہمراہ ہو لئے۔ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دولت کدہ پر بغیر کسی اطلاع کے مہمان حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم، دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، پھر اپنے شیخ اور مرکز علم دارالعلوم دیوبند سے نسبت اور اپنے مخدوم زادہ کی اس اچانک تشریف آوری پر بڑے خوش ہوئے۔ فرط مسرت اور بشارت کے آثار چہرہ مبارک سے ہویدا تھے ضعف و علالت کے باوجود باصرار کھڑے ہو کر مولانا ارشد مدنی اور انکے رفقاء سے مولانا مدنی اور انکے رفقاء کا تعارف کراتے رہے۔

حضرت! یہ صاحب میرے بھانجے ہیں محمد سلمان منصورپوری، دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں کام کرتے ہیں اور مدنی دارالمطالعہ دارالعلوم دیوبند کے ترجمان "آزاد" کے مدیر ہیں۔ یہ حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب ہیں لاہور کے۔ اور یہ جناب محمود صاحب ہیں جو دیوبند کی مشہور علم نواز اور دینی شخصیت جناب احمد گل صاحب کے صاحبزادے ہیں۔

مولانا ارشد مدنی نے صحت کے بارے میں پوچھا تو شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ ضعف ہے علالت اور دوران سر کی بعض اوقات شکایت رہتی ہے۔ نظر کی کمزوری کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے۔ بس اللہ کے فضل پہ مستقبل اور آخرت کا کچھ بنے گا اس کے بغیر تو کوئی دوسرا سہارا ہی نہیں۔

جو فیض حضرت مدنیؒ کا پھیلا وہ ان کے معاصرین میں کسی کو کم نصیب ہوا مولانا ارشد مدنی سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالعلوم دیوبند کی موجودہ صورت حال، اساتذہ اور تقسیم اسباق اور خود ان کے اسباق کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں سکون، اشتغالِ تعلیم اور خود ان کے پاس ترمذی شریف کی تدریس کی ذمہ داری کا بتایا۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

خدا کا شکر ہے کہ مرکزِ علم میں سکون، اور ہمہ تن توجہ تعلیم اور نظم کی طرف ہے۔ وہاں سکون ہے تو یہاں بھی سکون ہے۔ خدا نظر بد سے بچائے۔

باقی آپ جو ترمذی پڑھاتے ہیں یہ بہت بڑی سعادت ہے الولد سرٌ لابیہ۔ یہ سب حضرت شیخ مدنیؒ کی برکات اور فیوضات ہیں۔ میں طلبہ دارالعلوم سے کہا کرتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ میں بھی جو کچھ اللہ کے کرم سے تمہیں نظر آرہا ہے یہ سب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے فیوضات ہیں، جو صرف یہاں تک محدود نہیں بلکہ ایشیا افریقہ اور برصغیر میں جہاں جہاں بھی علم حدیث کی خدمت اور اشاعت کا کام ہو رہا ہے اس میں حضرت کے تلامذہ در تلامذہ مصروفِ کار ہیں۔ حضرت مدنی کے بڑے بڑے ہمعصر تھے اکابر تھے ذہین اور سیاستدان تھے مگر جو فیض اللہ نے حضرت مدنیؒ کا پھیلایا وہ کسی کو کم نصیب ہوا۔

حضرت مدنیؒ کا درس حدیث شیخ العرب والعجم کے افادات، اور تقریر ترمذی، سبحان اللہ، بڑا پیارا انداز تھا۔ ان کی تقریر کچھ ایسی تھی کہ کسی بھی درجہ کا طالب علم محروم نہیں رہتا تھا۔ ذکی، متوسط اور غبی ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیضیاب ہوتا تھا اور یہ کمال حضرت مدنیؒ ہی کے ساتھ خاص تھا۔

احترام اساتذہ اسی سلسلہ گفتگو میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمارے لئے شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ کا جوتا ہمارے سروں کا تاج ہے اور ان کے جوتوں کو سر پر رکھنا ہم اپنے لئے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔

مولانا ارشد مدنی نے فرمایا۔ حضرت! آپ کے وجود مسعود سے اللہ پاک نے حضرت مدنیؒ کے فیوضات اور برکات کو پاکستان، افغانستان اور دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیلایا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

اکابر سے نسبت اور اللہ کی ستر پوشی یہ دارالعلوم حقانیہ، اور اس کے فضلاء اور ان کی دینی خدمت اور اب جہاد افغانستان میں ان کا مجاہدانہ کردار، یہ سب شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا صدقہ جاریہ ہے مجھ گنہگار کی نسبت شیخ مدنیؒ سے ہے میری نااہلی ان کے نام سے نسبت، ان کی شانِ عظمت کو بدنام کنندہ ہے میں تو اس قابل نہیں کہ اکابر سے اپنی کوئی ادنیٰ نسبت بھی جوڑ سکوں۔ اللہ نے ستر پوشی کر رکھی ہے۔

مولانا محمد یٰسین نے فرمایا، حضرت! یہ بھی حضرت مدنی کی وراثت اور ان سے کمال تعلق اور سچی عقیدت اور تلمذ

کی برکات ہیں۔ کہ یہ تواضع بھی آپ کو ان سے ورثے میں ملی ہے۔ ہمارے اکابر میں صرف حضرت مدنیؒ ہی کی یہ عادت مبارک تھی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ "ننگ اسلاف" لکھا کرتے تھے۔

حسن عمل کے ساتھ طول عمر بھی نعمت ہے

مولانا ارشد مدنی نے عرض کیا حضرت! آپ کی زندگی اور آپ کے وجود مسعود ہم سب کے لئے اور پوری امت کے لئے غنیمت ہے۔ اللہ پاک آپ کا سایہ دیر تک امت کے سروں پر قائم رکھے۔ اکابر علماء دیوبند کے علمی صدقات جو آپ حضرات کی صورت میں جاری ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قائم دائم اور ہمیشہ کے جاری اور ساری رکھے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ دعا فرماتے رہیئے کہ اللہ پاک نے زندگی کے جو لمحات مقدر فرمائے ہیں وہ دین کی خدمت میں گذریں، اللہ کی رضا میں، اور خدا تعالیٰ خاتمہ بالخیر سے نوازے۔

مولانا مدنی نے فرمایا، حسن عمل کے ساتھ طول عمر بھی نعمت ہے۔

مولانا انوار الحق مدظلہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ایماء پر مہمانوں کی ضیافت کا انتظام کیا۔ مولانا ارشد مدنی اور ان کے رفقاء کے لئے حضرت مدظلہ اس موقعہ پر ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دیدہ و دل نچھاور کر رہے ہیں اور دل و جان سے نچھاور ہو رہے ہیں، باصرار مہمانوں کو کھلاتے رہے۔

مولانا ارشد مدنی اور ان کے رفقاء نے اسے اپنے لئے تبرک قرار دیا۔ اور فرمایا، آپ کے ہاں دعوت میں لذت اور مٹھاس اور بڑی چاشنی ہوتی ہے۔

علماء نفاذ شریعت کی جدوجہد پر مکلف ہیں

مولانا ارشد مدنی نے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا دریافت فرمایا اور ان کی نئی سیاسی ذمہ داریوں بالخصوص جمعیت کی نظامت علیا پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو مبارک باد دی۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ برخوردار سمیع الحق کے لئے خصوصی دعا کریں۔ اس وقت ہمارے ہاں کی صورت حال یہ ہے کہ حکومت نفاذ شریعت میں مخلص نہیں۔ شریعت بل کی منظوری اور نفاذ کی تحریک جاری ہے۔ ادھر عوام میں بھی لادین طبقہ کے لوگ یہ نہیں چاہتے کہ ملک میں عملاً شریعت کا قانون نافذ ہو۔ دوسری طرف سمیع الحق کو جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل ہونے کی ذمہ داری بھی سونپ دی گئی ہے۔ بہرحال الحمد للہ کہ موقف درست ہے شریعت کے لئے جدوجہد ہے اپنی طرف سے تو علماء اس کے مکلف ہیں آگے عملاً کامیابی اور نفاذ یہ تو اللہ ہی کے کرم پر ہو گا۔

جب حضرت شیخ الہندؒ مالٹا کے قید و بند سے رہا ہو کر اپنے حلقۂ علماء میں تشریف لائے تو بعض حضرات مایوسیوں کا اظہار کرنے لگے۔ تو حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا۔ مایوسی کیوں! یہ ناکامی نہیں، یہ کامیابی ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں، ہم تو اس کے مکلف تھے کہ ہم کوشش کریں اللہ کے فضل سے ہمیں اللہ نے مساعی اور کوشش کی توفیق بخشی ہے یہی ہماری کامیابی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے بھی دینی مدارس اور اسلامی تنظیموں کے مقاصد اور اغراض یہی بتائے تھے۔ نفاذ شریعت

اور ترویج شریعت کا کام کیا جائے ۔

یہ اللہ کا احسان ہے کہ شریعت بل کی تحریک سے اور نفاذ شریعت کے مطالبے سے حکومت بھی خائف ہے ۔ وہ کسی لادین نظریہ کا نام نہیں لے سکتی ۔ اور نہ آسانی سے ایسے نظریات کے لئے اب راہ ہموار ہو سکتی ہے ۔

مجلس کے اختتام پر حضرت شیخ مدظلہ نے مولانا مدنی کی خدمت میں خصوصی ہدیہ پیش فرمایا ۔ حضرت مدنی کے نواسے مولانا سلمان منصور پوری نے "مدنی دارالمطالعہ دارالعلوم دیوبند" کے ترجمان "آزاد" کا خصوصی نمبر "فتنہ خمینیت نمبر" بھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا ۔ اور بتایا کہ اس میں ہم نے دارالعلوم حقانیہ کے مدرس عبدالقیوم حقانی کے مضمون "سانحہ مکۃ المکرمہ کو خصوصی اہمیت کے ساتھ شائع کیا ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے آزاد کا خمینیت نمبر ان سے بڑے احترام شوق اور ادب کے ساتھ لیا اور ان کا شکریہ ادا کیا ۔ اور دعاؤں سے نوازتے رہے ۔

بقایا اظہار حق از صفحہ ۳۰ :-

جناب چیئرمین | وضاحت ضرور کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | یعنی آپ ملاحظہ کریں کہ بحیثیت ایک مسلمان کے ۔۔۔۔

جناب چیئرمین | میں عرض کرتا ہوں ۔ پلیز ۔۔۔۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | ایک آدمی کی نیت پر شک کرنا ۔۔۔۔

مولانا سمیع الحق | نیت پر یقین ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان | قصائی تک کہا گیا ۔

مولانا سمیع الحق | جناب والا اگر آپ اس پر فیصلہ دے دیں تو بہت بہتر ہوتا ۔ آپ کے سامنے سب پہلو آگئے ہیں اس کو پینڈنگ کرنے کی بجائے اپنی صوابدید کے مطابق فیصلہ دے دیں ۔

نوٹس

عنوان : پاک چائنا بارٹر پروٹوکول نمبر ۱۳ ، مورخہ ۱۲-۷-۱۹۸۴ کی توسیع

عوام الناس کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پاک چائنا بارٹر پروٹوکول نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲/۷/۱۹۸۴ کی برائے ایل سی مورخہ ۳۱/۳/۱۹۸۸ تک اور برائے شپمنٹ مورخہ ۳۰/۶/۱۹۸۸ تک توسیع کر دی گئی ہے ۔

PID(I) Advt. No. 2405/86

بشیر احمد بھٹی سیکشن آفیسر وزارت تجارت اسلام آباد